عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　اجمادی اول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　۲۵ نومبر ۲۰۲۲ء

رزق حلال

کسی بھی طرح کے کام کرنے اور اس میں محنت ومشقت کرنے کو دینِ اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے، کیوں کہ اس کے نزدیک یہ ترقی وبرتری کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور جو شخص قرآن کریم میں غور کرے گا تو اسے صاف نظر آئے گا کہ قرآن نے کس طرح سے محنت ومشقت اور جد وجہد کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ" "وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین تابع کر دی تو اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے" [ملک: ۱۵] ارشاد باری تعالی ہے: "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" "جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ" [جمعہ: ۱۰] عراک بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور رب کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے: اے اللہ! میں نے تیری دعوت پر لبیک کہا اور تیری فرض کی ہوئی نماز پڑھی اور اب تیرے حکم کے مطابق زمین میں پھیلنے جا رہا ہوں، لہٰذا اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما دے اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ اسلام میں نظریۂ رزق کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ سچائی اور ایمانداری کے ساتھ حلال طریقے سے روزی کمائی جائے، جس میں خرید وفروخت کرنے والے دونوں لوگوں کی

باہمی رضامندی شامل ہو اور اور وہ الفاظ میں اس رضامندی کا اظہار بھی کریں، اس میں دھوکا دھڑی نہ ہو، اور دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ نہ ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ایک مسلمان چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کے خون، اس کے مال اور اس کی عزت و آبرو کی حرمت پامال کرنا حرام ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: میں اس حال میں اللہ سے نہیں ملوں گا کہ کسی کو کسی کا مال اس کی مرضی کے بغیر دے دوں، خرید و فروخت تو باہمی رضامندی سے ہی ہوتی ہے۔

رزق حلال کمانے سے مال میں برکت ہوتی ہے، اس میں حیرت انگیز اضافے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: یہ مال خوش شکل اور خوش ذائقہ ہے، تو جسے بغیر کسی حرص و طمع اور بغیر مانگے مال مل گیا تو اسے اس میں برکت دی جائے گی، اور جس نے اس میں حرص و طمع کی اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو اس میں سے اس کی برکت اٹھالی جائے گی، اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے، لیکن اس کا پیٹ کبھی بھی نہیں بھرتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کے پاس (ڈیل منسوخ) کرنے کا اس وقت تک اختیار رہتا ہے جب تک وہ مجلس سے جدا نہ ہو جائیں، اگر ان دونوں نے سچ بولا اور (اس میں موجود عیب کو) صاف صاف بیان کر دیا تو دونوں کے رزق میں برکت ہوگی، اور اگر ان دونوں نے (اس میں موجود عیب کو) چھپایا اور اور جھوٹ بولا تو دونوں کے رزق سے برکت اٹھالی جائے گی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: سب سے افضل رزق حلال روزی اور آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا رزق ہے۔ جس نے بھی رزقِ حلال کی برکت کا مزہ چکھ لیا تو پھر کبھی بھی وہ اپنا ہاتھ حرام کی طرف نہیں بڑھا سکتا، کیوں کہ رزق حلال سے جان و مال اور اولاد ہر چیز میں برکت ہوتی ہے، اس سے ضمیر کو سکون ملتا ہے اور نفس کو قرار آتا ہے۔

حلال روزی کی فضیلت کے لیے نبی ﷺ کا یہ فرمان کافی ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: ایک سچا اور امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ اور اس کو جو یہ اتنا بڑا مرتبہ ملا ہے اس کا راز یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ہی مال کی محبت اور رچ بس گئی ہے، اور یہ دنیاوی زندگی کے لیے زینت ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا" "مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں" [کہف:۴۶] چوں کہ وہ اپنی فطرت سے لڑ کر مال کی محبت کو اپنے سینے سے نکال پھینکتے ہیں، اور اپنے نفس، اپنی شہوت اور دنیاوی زندگی کی زینت پر غالب آجاتے ہیں، اور حرام پر رزق حلال کو، اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں، تو ان کا یہ حق بنتا ہے کہ انہیں انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کا ساتھ ملے، اور یہ کتنا اچھا ساتھ ہے۔ اور یہ نعمت اس فانی مال سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا" "اور جس نے آخرت چاہی اور اس کے لیے کوشش کی اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش ٹھکانے لگی" [بنی اسرائیل:۱۹]

اسی طرح رزق حلال دعا کے قبول ہونے کا بھی سبب ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے سعد! اپنی روزی پاک (حلال) کرلو، تو تمہاری دعائیں قبول ہونے لگیں گی، اور جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اس کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ اگر بندہ اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ اتار لے تو چالیس دن تک اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا، اور جس بندے کا بدن حرام رزق سے پروان چڑھا تو جہنم کی آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

برادرانِ اسلام!

حرام رزق کا نتیجہ اور اس کے منفی اثرات بہت ہی خطرناک ہیں۔ یہ محصولات کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے، صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے، ملک و قوم کی مصلحتوں کو یکسر روک دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (٢٩) وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا"" اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (۲۹) اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے" [نسا:۲۹-۳۰] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس بندے کا بدن حرام رزق سے پروان چڑھا تو جہنم کی آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

آج ہمیں کتنی سخت ضرورت ہے کہ ہم اللہ پاک کی اطاعت، دین اور عزت و آبرو کی حفاظت اور وطن کی نعمت کے تحفظ کے لیے حلال روزی تلاش کریں۔

اے اللہ! ہمیں بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما

اور مصر کی اور دنیا کے سبھی ملکوں کی ہر آفت و بلا سے حفاظت فرما!